شبلی نعمانی کی ملّی شاعری میں نعتیہ عناصر

محمد طاہر قریشی ☆

Abstract

Shibli Nomani ki Milli Shairi main Natya Anasir

This paper aims to outline the traces of Naat elements in the Milli poetry of Shibli Noumani. It also highlights the differences between the Milli poetry and the National poetry. The poetry of Shibli Noumani was overshadowed by his prose works. Aside from this, he was a poet of outstanding merit. One can find good numbers of example of the Milli poems in his poetry.

The Milli poetry is generally based on the reference of Holy Prophet (SAW), therefore, Shibli Noumani was obsessed with it.

Key words: *Shibli Nomani, Milli Poetry, Na'at.*

ملّی شاعری کیا ہے؟

جس شاعری کا تعلّق ملّت اسلامیہ سے ہو وہ ملّی شاعری ہے۔ چوں کہ ملّت اسلامیہ کے معاملات بے شمار ہیں اس لحاظ

☆ ڈاکٹر محمد طاہر قریشی، استاد اردو، ڈی۔ جے۔ سندھ گورنمنٹ سائنس کالج، کراچی۔

سے ملّی شاعری کی بھی ہزار جہتیں، ہزار موضوعات ہیں۔ یہ شاعر کی نگاہ انتخاب ہے کہ اس نے ملّت کے کس معاملے کو موضوعِ سخن بنایا ہے۔ مثلاً:

ملّت کی زبوں حالی کی نشان دہی یا زبوں حالی پر اظہار تاسّف:

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدّن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جن ہیں دیکھ کے شرمائیں یہود ۱؎

ملّی مسائل کے حل کی تجاویز:

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی ۲؎

ملّت کی عظمت رفتہ پر احساس تفاخر:

کیا امیّوں نے جہاں میں اجالا
ہوا جس سے اسلام کا بول بالا ۳؎

ملّت کے روشن مستقبل کی نوید:

گر فضا ہے تیرہ و تار اے مسلماں غم نہ کر
ظلمت شب سے سحر ہو گی نمایاں غم نہ کر ۴؎

فرد واحد کی ملّت کے نمائندے کی حیثیت سے تعریف و تحسین یا توہین و تذلیل:

وہ ہند میں سرمایۂ ملّت کا نگہباں
اللہ نے بر وقت کیا جس کو خبردار ۵؎

ملّی تشخص کی علامات و آثار کا فخریہ یا متاسّفانہ ذکر:

اے سرنگا پٹم اے گنج شہیدان کرام
آخری وقت میں اسلام کی غیرت کی نمود ۶؎

تحفظ ملّت کے عزائم:

آج سے کفر پہ فرمانِ قضا نافذ ہے
اب ہمارا ہے یہ اعلان کہ ہم اٹھے ہیں ۷؎

ملّت اسلامیہ کے دشمنوں کو للکار:

مٹا سکتا نہیں باطل کبھی مجھ کو زمانے سے
کہ اس ہنگامۂ باطل میں حق کا ترجماں میں ہوں ۸؎

تبلیغ وتلقین یا دعوتِ جہاد:

جذبۂ تبلیغ سے ملّت کی ہے بالیدگی
سوکھ جائے گا وہ پودا جس کا بڑھنا رک گیا ۹

یہ محض چند مثالیں ہیں ورنہ ملّی شاعری لاتعداد موضوعات کے تحت ہوتی ہے اور ہوسکتی ہے۔ بلکہ شاعر بعض اوقات انفرادی معاملات کو بھی وسیع تناظر میں پیش کر کے اس کے ڈانڈے ملّی شاعری سے ملا دیتا ہے۔ شخصی قصائد اور مراثی میں اس کی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ بات صرف شاعر کے طرزِ اظہار کی ہے۔ واضح رہے کہ بہت سی نظمیں ایسی ہیں جو خالص مذہبی اور تاریخی نوعیت کی حامل ہیں۔ مثلاً حفیظ جالندھری کی ''شاہنامۂ اسلام'' یا شبلی نعمانی کی ''عدل فاروقیؓ کا ایک نمونہ'' وغیرہ۔ ایسی نظموں کو خالص ملّی شاعری کے زمرے میں شامل نہیں کیا جانا چاہیے۔ جہاں تک حالی کے ''مسدس مدوجزر اسلام'' کی بات ہے، اسے ملّی شاعری میں شمار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مسدس کے مذہبی اور تاریخی پہلو کو ملّت کے تناظر میں پیش کیا گیا ہے۔ اور عصر حاضر کو زمانہ ماضی کے آئینے میں دیکھنے کی سعی کی گئی ہے۔ نیز شاعر کے پیشِ نظر ملت اسلامیہ یا برعظیم پاک وہند کی ملّت اسلامیہ اور اس کے مسائل ہیں۔ گویا حالی کی نظم پر مذہب اور تاریخ کے بجائے ملّت غالب ہے۔ جب کہ حفیظ اور شبلی کی متذکرہ بالا نظموں میں ملّت کے بجائے مذہب اور تاریخ غالب ہیں۔ اگرچہ ایک مخصوص معنی میں ان نظموں کا تعلق بھی ملّت سے ہی ہے لیکن ملّت سے اس قسم کا تعلق تو حمد، نعت، مرثیہ اور منقبت وغیرہ سے بھی ہوتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے ایسی نظموں کو ملّی شاعری میں شمار نہیں کیا جاتا۔

ملّی، قومی اور وطنی شاعری:

عموماً ملّی، قومی اور وطنی شاعری کو باہم مترادف سمجھا جاتا ہے لیکن یہ درست نہیں۔ قومی شاعری کو صرف اس وقت ملّی شاعری کے مترادف سمجھا جانا چاہیے جب قوم ملّت کے معنوں میں ہو اور قوم سے مراد صرف مسلمان قوم ہو۔ بصورت دیگر اسے ملّی شاعری میں شمار کرنا صحیح نہیں۔ مثلاً:

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو!
تمھاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں ۱۰

ملّی نہیں، قومی شاعری ہے۔ کیوں کہ اقبال کے مخاطب صرف مسلمان نہیں بلکہ تمام ہندوستانی ہیں جن میں ہندو، سکھ، عیسائی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ لیکن یہی اقبال جب یہ کہتے ہیں:

چین و عرب ہمارا، ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم، وطن ہے سارا جہاں ہمارا ۱۱

تو ان کا روئے سخن صرف مسلمانوں کی جانب ہے اور اس لیے یہ ملّی شاعری ہے۔ یہی کیفیت وطنی شاعری کی بھی ہے اگر شاعر وطن کو ملّی تشخص کی علامت سمجھ کر شعر کہتا ہے اور شعر میں بھی ایسا جلی یا خفی قرینہ موجود ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاعر نے

''وطن'' کو ''ملّت'' کے جز کے طور پر لیا ہے اور جزا پنے کُل پر حاوی نہیں ہے تو بلاشبہ اس قسم کی وطنی شاعری کو بھی ملّی شاعری کہا جا سکتا ہے۔ مثلاً:

جوشِ جہاد خواجۂ کونینؐ کے طفیل
اقبال کے وطن کا نگہ دار ہوگیا [۱۲]

یہی بات ہنگامی اور سیاسی نوعیت کی شاعری پر بھی صادق آتی ہے۔ متعدد منظومات ایسی ہیں جو کہ اگرچہ کسی خاص واقعے کے پس منظر میں یا اس کے باعث معرضِ وجود میں آئی ہیں لیکن ان میں ملّی عناصر موجود ہیں۔ اس لیے ایسی منظومات کو بھی ملّی شاعری کے زمرے میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ مولانا ظفر علی خان کی بہت سی ایسی نظمیں ملّی شاعری میں نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ ''جنگِ طرابلس'' ۱۹۱۲ء سے چند اشعار مثال کے طور پر پیشِ خدمت ہیں:

کھیل بچّوں کا جسے سمجھا تھا اٹلی نے وہ جنگ
کررہی ہے قافیہ اس کے جوان مردوں کا تنگ
نعرۂ اللہ اکبر جب زباں پر آئے گا
تیرے ہاتھوں سے چھڑا دیں گے ہم اے روما تفنگ
مدّعا یہ ہے کہ مٹ جائے مسلمانوں کا نام
واسطے اس کے تراشے جا رہے ہیں عذر لنگ
آج ایراں ہے تو کل کابل کی باری آئے گی
گر یہی ہے روسیوں کی چال ڈھال اور رنگ ڈھنگ [۱۳]

نیز شبلی کی مسجد کانپور کی شہادت پر ولولہ انگیز نظم ''ہم کشتگانِ معرکۂ کانپور ہیں'' سے چند اشعار:

کل مجھ کو چند لاشۂ بے جاں نظر پڑے
دیکھا قریب جاکے تو زخموں سے چور ہیں
کچھ طفلِ خورد سال ہیں جو چپ ہیں خود مگر
بچپن یہ کہہ رہا ہے کہ ہم بے قصور ہیں
آئے تھے اس لیے کہ بنائیں خدا کا گھر
نیند آگئی ہے منتظر نفخ صور ہیں

پوچھا جو میں نے کون ہو تم؟ آئی یہ صدا
ہم کشتگانِ معرکۂ کانپور ہیں [۱۴]

اس ضمن میں حرفِ آخر کے طور پر ڈاکٹر محمد یحییٰ صبا کی رائے نہایت صائب معلوم ہوتی ہے جو قومی اور ملّی شاعری کا فرق واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''جب شاعر کی شاعری میں ملک کے تمام عوام کی فلاح و بہبود کی بات ہو اور قوم کا درد، قوم کی خوشحالی کی تمنا، قوم کی تعلیمی پسماندگی، ان پر گھرے ہوئے ادبار کی بدلی اور اس بدلی سے نجات دلانے کے لیے کوئی تدبیر اور کوشش شاعر کے پیشِ نظر ہو تو وہ قومی شاعری ہوگی لیکن جب شاعر کے سامنے پوری دنیا میں پھیلے ایک مخصوص مذہب کے ماننے والے ہوں گے تو اسے ملّی شاعری کہیں گے۔ اقبال کی نظم ہمالہ، نیا شوالہ، ترانۂ ہندی، تصویر درد، ہندوستانی بچوں کا قومی گیت وغیرہ قومی شاعری کی مثال ہیں لیکن شکوہ، جوابِ شکوہ، لینن خدا کے حضور میں، مسجد قرطبہ وغیرہ ملّی شاعری کی مثال ہیں۔ [۱۵]

شبلی نعمانی کی ملّی شاعری میں نعتیہ عناصر:

شبلی نعمانی کی اردو شاعری بالکل خود رو پودا ہے [۱۶] جو اُن کے علمی کمالات کے ڈھیر میں ایسے چھپ گئی کہ وہ بہت کم لوگوں کو نظر آئی۔ [۱۷] لیکن شبلی کا جمالیاتی ذوق اور مشتعل احساس، شعریت سے پوری طرح مناسبت رکھتا تھا [۱۸]۔ یہ بھی کہا گیا کہ شاعری شبلی کی شخصیت کا اساسی حصہ تھی۔ [۱۹] اُن کی نثری تحریروں میں بھی ایک شاعر کی صریر خامہ سنائی دیتی ہے۔ [۲۰] علی گڑھ آمد کے بعد ان کی شاعری میں قومی درد پیدا ہوا۔ [۲۱] تاہم شبلی علی گڑھ تحریک اور سرسیّد سے ہی روشنی حاصل نہیں کرتے بلکہ وہ خود بھی روشنی کا مینار تھے۔ [۲۲] اردو کی نئی نظم کے معمار آزاد و حالی ہی نہیں شبلی بھی ہیں۔ [۲۳] فارسی میں تو وہ اعلیٰ درجے کے شاعر ہیں ہی مگر اردو میں بھی ان کے یہاں قومی اور ملّی شاعری کے بلند پایہ نمونے موجود ہیں۔ [۲۴] خاص طور پر ان کی سیاسی نظمیں ہندوستان اور اسلامی ممالک کے حالات پر ایک پُر جوش تبصرے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ [۲۵] جس میں عظمت رفتہ کا احساس، تاریخی شعور اور عمل کے لیے تیاری کے رویّے نمایاں ہیں۔ [۲۶] سرسیّد کی بڑھتی ہوئی جدیدیت کے باعث مسلمان انگریز پرست بن رہے تھے، شبلی نے اسے روکا۔ [۲۷] وہ مسلمانوں کے تنزّل کا سبب ان کی اسلام سے گمراہی میں پاتے ہیں۔ [۲۸] اس نقطۂ نظر کی بنا پر کلیم الدین احمد نے شبلی کو اکبر و اقبال کا پیش رو کہا ہے۔ [۲۹] اپنے دور میں رونما ہونے والے ملکی اور عالم اسلام کے حالات و واقعات شبلی کی شاعری کے خاص موضوعات ہیں۔ روس اور روم (ترکی) کی لڑائی، طرابلس اور بلقان کی جنگیں، ترکی کے مسائل، مسلم لیگ کا قیام، تقسیم بنگال و تنسیخ تقسیم بنگال، مسلم یونیورسٹی کا قیام، حادثہ مسجد کان پور، جنگ عظیم اول وغیرہ ایسے واقعات ہیں جن پر شبلی کے قلم نے خوب شاعرانہ جوہر دکھائے ہیں۔

چونکہ ملّی شاعری کی اساس صاحب ملّت علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ذات مبارکہ ہے۔ اس لیے ملّی شاعری میں نعتیہ ناصر کی براہ راست یا بالواسطہ شمولیت ایک لازمی امر ہے۔ شبلی کی شاعری بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ ان کے مختصر مجموعہ کلام میں جو ملّی منظومات ہیں ان میں سے چند ایسے اشعار ذیل میں درج کیے جاتے ہیں جو فخر کائنات ﷺ کے تذکرہ مبارک سے مزیّن ہیں۔

شبلی کی پہلی اہم نظم ''مثنوی صبح امید'' ہے۔ جو سر سیّد کی شخصیت کو مرکز بنا کر لکھی گئی کیوں کہ اس وقت شبلی سر سیّد کے اثر میں تھے۔ ۳۰ اس مثنوی کے ذریعے شبلی قوم کے احساس اور شعور کو بیدار کرنا چاہتے تھے۔ ۳۱ وہ مسلمانوں کی پستی کا نقشہ کھینچتے ہوئے علمائے سو کا ذکر کرتے ہیں جو خلق نبی ﷺ کے دعوے دار ہیں لیکن ان کا عمل برعکس ہے۔ ان کا محبوب مشغلہ دشمن کو موافق بنانا نہیں بلکہ مومن کو منافق قرار دینا ہے۔ نبی ﷺ کے وارث علماء کے اخلاق و کردار کی عکاسی ان الفاظ میں کی گئی ہے:

دکھلائی کمال دیں داری
مومن کو بنادیا ناری
تکفیر ہی ہمارا چلن تھا
زندیق تو تکیۂ سخن تھا
دشمن کو نہ کرسکے موافق
مومن کو بنادیا منافق
گمراہ تو سینکڑوں بنائے
رستے پہ نہ ایک کو بھی لائے
خلق نبیؐ کی تھی یہ تصویر
آپس میں ہر ایک گرم تکفیر ۳۲

مسجد کان پور کے سانحے پر شبلی کی کئی نظمیں ہیں، ان کی جوشیلی طبیعت نے مسلمانوں کے جذبۂ دروں کی اس طرح عکاسی کی ہے کہ یہ تاریخی واقعہ تاریخ اردو ادب کا بھی ایک بابِ جاں گداز بن گیا ہے۔ ۳۳ جب یہ نظمیں ''الہلال''، ''ہمدرد'' یا ''زمیندار'' میں چھپتیں تو اسلامی جوش و خروش کے رجز کا کام دیتی تھیں۔ ۳۴ اس واقعے نے شبلی سے وہ مرثیہ کہلوایا جو اردو ادب کی جان ہے۔ ۳۵ ''دنیا میں مسلمانوں کی تعداد کیوں نہیں بڑھتی'' ایسا ہی ایک طنزیہ قطعہ ہے جس میں رسول عربی ﷺ کی قوم کی تعداد میں کمی کا سبب بتایا گیا ہے۔

کیا پوچھتے ہو یہ کہ رسول عربؐ کی قوم
کیوں گھٹ رہی ہے آج عدد میں ظہور میں
سُن لو وہ گنج ہائے گراں مایہ دفن ہیں
کچھ بیلقاں کی خاک میں کچھ کان پور میں ۳۶

مولانا شبلی نعمانی نے کشاف اور وصاف کے قلمی ناموں سے بھی شاعری کی ہے۔ ۳۷ انجمن خدام کعبہ کے لیے ان کی ایک نظم کشاف کے نام سے ہمدرد کے صفحہ اول پر ۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو ''نقد سخن'' کے عنوان سے شائع ہوئی تھی جو ان کی کلیات میں شامل نہیں ہے۔ ۳۸ خانہ کعبہ کی عزت و حرمت اور اس کی خدمت کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے شبلی نبی اکرم ﷺ کا حوالہ اس طرح

دیتے ہیں:

خادم کعبہ وہ ہے جس کو ہے پیارا اللہ
عزتِ کعبہ ہے اللہ کی عزت گویا
خدمت کعبہ رسولِ عربیؐ نے کی ہے
اس کی خدمت تو ہے تقلید رسالتؐ گویا ۳۹

شبلی کو سب سے زیادہ محبت اسلام اور اپنی قوم سے تھی۔ ۴۰ مسلمانوں کی ذلت وخواری پر ان کا دل کڑھتا رہتا تھا۔ ترکوں کے مصائب وآلام پر ان کا اضطراب دیدنی ہوتا تھا۔ ان کی شاعری کی ہر تان اسی پر آ کر ٹوٹتی تھی کہ مسلمان قوم اقوام عالم میں با عزت زندگی بسر کرے۔ ۴۱ اسی احساس کے تحت وہ بارگاہِ رسالتؐ میں استغاثہ پیش کرتے ہیں۔ لیکن "ہستی مسلم کی رہائی" کے عنوان سے اس نظم میں شبلی کے قلم نے سخت ٹھوکر کھائی ہے اور سرورِ دوعالم ﷺ کے لیے سخت گستاخانہ طرزِ تخاطب اختیار کیا ہے:

پڑا سوتا ہے کوئی گنبدِ خضرائے یثرب میں
کہ جس کا بندۂ فرماں زمیں سے آسماں تک ہے
کوئی جا کر یہ کہہ دے ہم گنہگاروں کی جانب سے
کہ اب مسلم کی ہستی تیرے الطاف نہاں تک ہے ۴۲

شبلی جیسا عظیم سیرت نگار جو نبی کریم ﷺ کی سیرت پاک لکھنے پر خدا کا یوں شکر گزار ہوتا ہو:

عجم کی مدح کی عباسیوں کی داستاں لکھی
مجھے چندے مقیمِ آستانِ غیر ہونا تھا
مگر اب لکھ رہا ہوں سیرتِ پیغمبرِ خاتمؐ
خدا کا شکر ہے یوں خاتمہ بالخیر ہونا تھا ۴۳

اور کہیں "پڑا سوتا ہے کوئی" جیسی زبان "پیغمبر خاتم ﷺ" کے لیے استعمال کرے ناقابل فہم اور قابل افسوس بات ہے۔

بہرحال شبلی کی شاعری ہماری قومی وملّی شاعری میں اپنا ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ اسلام کا پیغام ان کی تمام ملّی شاعری میں بہت نمایاں ہے۔ واضح رہے کہ یہاں شبلی کی خالص مذہبی اور اخلاقی نظموں مثلاً ہجرت نبوی ﷺ، تعمیر مسجد نبوی ﷺ، اہل بیت رسول ﷺ کی زندگی، مساوات اسلام، عدل فاروقی کا ایک نمونہ، جرأت وصداقت اور اسی قسم کی دوسری نظموں سے اس لیے اعراض کیا گیا ہے کہ یہ نظمیں براہ راست ملّی شاعری کے زمرے میں نہیں آتیں وگرنہ ان میں نعتیہ عناصر بکثرت موجود ہیں۔ مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ ملّت کے لیے شبلی کی آواز حالی سے زیادہ پرُ جوش ہے۔ یعنی حالی نوحہ خواں ہیں اور شبلی رجز خواں۔ ۴۴

حواشی

۱۔ اقبال، محمد، علامہ، کلّیات اقبال، مرتبہ، اقبال اکادمی، ص۲۳۱
۲۔ ظفر علی خان، بہارستان، ص۲۴۲
۳۔ حالی، الطاف حسین، کلّیات نظم حالی (جلد دوم) ص۷۸
۴۔ اسد ملتانی، کلّیات اسد ملتانی، ص۱۲۱
۵۔ اقبال، محمد علامہ، محولہ بالا، ص۴۸۹
۶۔ ظفر علی خان، محولہ بالا، ص۹۳
۷۔ شورش کاشمیری، کلّیات شورش کاشمیری، ص۴۷۹
۸۔ امامی بنگلوری، خشت خوں، ص۸۷
۹۔ نیرنگ، میر غلام بھیک، کلام نیرنگ، ص۱۶۷
۱۰۔ اقبال، محمد، علامہ، محولہ بالا، ص۱۰۰
۱۱۔ ایضاً، ص۱۸۶
۱۲۔ شورش کاشمیری، محولہ بالا، ص۵۱۱
۱۳۔ بہارستان، ص۱۹۳۔۱۹۴
۱۴۔ کلیات شبلی، ص۶۹
۱۵۔ قومی شعور کے فروغ میں اردو کا کردار، مشمولہ: ''ادب اور قومی شعور''، ص۲۳۰
۱۶۔ ندوی، سیّد سلیمان، دیباچہ، کلیات شبلی
۱۷۔ ایضاً
۱۸۔ ذوالفقار، غلام حسین، ڈاکٹر، اردو شاعری کا سیاسی اور سماجی پس منظر، ص۳۶۸
۱۹۔ کشفی، سیّد محمد ابوالخیر، ڈاکٹر، شبلی کی شاعری کے اثرات اور جهتیں، مشمولہ: ''دائرے'' (کراچی)، ص۷۰
۲۰۔ عبداللہ، سید، ڈاکٹر، شبلی کا سلوب بیان، مشمولہ: ''ادیب'' (علی گڑھ)، ص۲۲۸
۲۱۔ ہاشمی، یحییٰ احمد، ڈاکٹر، شبلی کا ذهنی ارتقا، ص۴۲۸
۲۲۔ سدید، انور، ڈاکٹر، اردو ادب کی تحریکیں، ص۳۴۵
۲۳۔ کشفی، سیّد محمد ابوالخیر، ڈاکٹر محولہ بالا، ص۷۰
۲۴۔ صدیقی، آفتاب احمد، ڈاکٹر، شبلی، مشمولہ: ''مہر نیمروز'' (کراچی)، ص۱۴

۲۵۔ فرمان، محمد، پروفیسر، محمد شبلی نعمانی، مشمولہ: ''تاریخ ادبیات مسلمانانِ پاکستان و ہند'' (جلد نہم)، ص۱۹۴

۲۶۔ خان، سہیل احمد، قومی و ملّی شاعری، مشمولہ: ''تاریخ ادبیات مسلمانانِ پاکستان و ہند'' (جلد نہم)، ص۳۰۳

۲۷۔ سرور، آل احمد، پروفیسر، مقدمہ، شبلی کا مرتبہ اردو ادب میں، ص۱۳

۲۸۔ احمد، کلیم الدین، اردو شاعری پر ایک نظر (جلد دوم)، ص۵۲

۲۹۔ ایضاً

۳۰۔ جین، گیان چند، ڈاکٹر، مثنوی صبح امید، مشمولہ: ''ادیب'' (علی گڑھ)، ص۱۳۳

۳۱۔ سندیلوی، سلام، ڈاکٹر، مولانا شبلی نعمانی کی اردو شاعری، مشمولہ: ''ادیب'' (علی گڑھ)، ص۱۵۹

۳۲۔ کلیات شبلی، ص۴

۳۳۔ محمود الرحمان، ڈاکٹر، جنگ آزادی کے اردو شعراء، ص۲۳۱

۳۴۔ ندوی، سیّد سلیمان، حیات شبلی، ص۶۰۳

۳۵۔ ہاشمی، سیّد یحیٰ احمد، ڈاکٹر، بحولہ بالا، ص۷۴۸

۳۶۔ کلیات شبلی، ص۷۲۔۷۳

۳۷۔ ندوی، سیّد سلیمان، دیباچہ، کلیات شبلی

۳۸۔ ابوسلمان شاہ جہانپوری، ، ڈاکٹر، انجمن خدّام کعبہ، ص۹۶

۳۹۔ ایضاً

۴۰۔ اکرام، شیخ محمد، شبلی نامہ، ص۲۵۹

۴۱۔ ہاشمی، سیّد یحیٰ احمد، ڈاکٹر، بحولہ بالا، ص۱۴۴

۴۲۔ کلیات شبلی، ص۵۴

۴۳۔ ایضاً، ص۱۰۲

۴۴۔ ماہر القادری، شبلی نعمانی کی ملّی شاعری، مشمولہ: ''صریر خامہ'' (قومی شاعری نمبر)، ص۴۳

فہرست اسناد محوّلہ

ابوسلمان شاہ جہاں پوری، ۱۹۸۷ء، ''انجمن خدام کعبہ''، ادارہ تصنیف و تحقیق، کراچی

احمد، کلیم الدین، ۱۹۸۷ء، ''اردو شاعری پر ایک نظر'' (جلد دوم) نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد

ابوسلمان شاہ جہاں پوری، ۱۹۸۷ء، ''انجمن خدام کعبہ''، ادارہ تصنیف و تحقیق، کراچی

اسد ملتانی، ۲۰۰۴ء، ''کلیات اسد ملتانی''، مرتب، سید شوکت علی بخاری، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

اقبال، محمد، علامہ، ۲۰۰۷ء، ''کلّیاتِ اقبال''، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، بارِ ہشتم
اکرام، شیخ محمد، س ن، ''شبلی نامہ''، تاج آفس محمد علی روڈ، بمبئی
اماں بنگلوری، ۱۹۵۶ء، ''حشتِ خوں''، انجمن ترقی اردو، میسور، بنگلور
بنگلوری، اماں، دیکھیے: اماں بنگلوری
جین، گیان چند، ڈاکٹر، ۱۹۶۰ء، ''مثنوی صبح امید''، مشمولہ: ادیب (ماہنامہ) شبلی نمبر علی گڑھ، شمارہ ۹، ستمبر
حالی، الطاف حسین، ۱۹۷۰ء، ''کلیاتِ نظم حالی'' (جلد دوم)، مرتب، ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، مجلس ترقی ادب، لاہور، بار اوّل
خان، سہیل احمد، ۱۹۷۲ء، ''قومی وملّی شاعری''، مشمولہ: تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند (جلد نہم)، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
خان، ظفر علی، دیکھیے: ظفر علی خان
ذوالفقار، غلام حسین، ڈاکٹر، ۱۹۶۶ء، ''اردو شاعری کا سیاسی اور سماجی پس منظر''، جامعہ پنجاب، لاہور
سدید، انور، ڈاکٹر، ۱۹۹۶ء، ''اردو ادب کی تحریکیں''، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، بار سوم
سرور، آل احمد، ۱۹۶۷ء، مقدمہ، ''شبلی کا مرتبہ اردو ادب میں''، صفیہ اکیڈمی، کراچی، بار دوم
سندیلوی، سلام، ڈاکٹر، ۱۹۶۰ء، ''مولانا شبلی کی اردو شاعری''، مشمولہ: ماہنامہ ''ادیب'' (علی گڑھ) شبلی نمبر، شمارہ ۹، ستمبر
شاہ جہاں پوری، ابوسلمان، دیکھیے: ابوسلمان شاہ جہاں پوری
شبلی نعمانی، ۱۹۸۹ء، ''کلیاتِ شبلی''، مرتب، سید سلیمان ندوی، نیشنل بک فاؤنڈیشن، کراچی، باراول
شورش کاشمیری، ۱۹۹۶ء، ''کلیاتِ شورش کاشمیری''، مکتبۂ چٹان، لاہور، باراوّل
صبا، سید محمد یحییٰ، ڈاکٹر، ۲۰۱۰ء، ''قومی شعور کے فروغ میں اردو کا کردار''، مشمولہ: ادب اور قومی شعور (اردو زبان کے حوالے سے)، مرتبین، ڈاکٹر محمد یوسف خشک و ڈاکٹر صوفیہ خشک، شعبۂ اردو، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی، خیر پور سندھ
صدیقی، آفتاب احمد، ڈاکٹر، ۱۹۵۴ء، ''شبلی''، مشمولہ: ماہنامہ ''مہرِ نیمروز'' (کراچی)، جلد ۱، شمارہ ۹، اکتوبر
ظفر علی خان، س ن، ''بہارستان''، مکتبۂ کارواں، لاہور
عبداللہ، سیّد، ڈاکٹر، ۱۹۶۰ء، ''شبلی کا اسلوب بیان''، مشمولہ: ماہنامہ ''ادیب'' (علی گڑھ) شبلی نمبر، شمارہ ۹، ستمبر
فرمان، محمد، پروفیسر، ۱۹۷۲ء، ''محمد شبلی نعمانی''، مشمولہ: تاریخ مسلمانان پاکستان وہند (نویں جلد)، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، باراول
کاشمیری، شورش، دیکھیے: شورش کاشمیری
کشفی، سیّد محمد ابوالخیر، ڈاکٹر، ۱۹۸۷ء، ''شبلی کی شاعری کے اثرات اور جہتیں''، مشمولہ: دائرے (ماہنامہ) کراچی، شمارہ ۵۔۶، نومبر، دسمبر
ماہر القادری، ۱۹۶۶ء، ''شبلی نعمانی کی ملّی شاعری''، مشمولہ: ''صریرِ خامہ'' (قومی شاعری نمبر)، جامعہ سندھ، حیدرآباد
محمود الرحمٰن، ڈاکٹر، ۱۹۸۶ء، ''جنگ آزادی کے اردو شعراء''، قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ وثقافت، اسلام آباد، باراول
ملتانی، اسد، دیکھیے: اسد ملتانی

ندوی، سید سلیمان، ۱۹۴۳ء، ''حیات شبلی''، دارالمصنفین، اعظم گڑھ

______ (مرتب)، ۱۹۸۹ء، دیباچہ ''کلیات شبلی''، نیشنل بک فاؤنڈیشن، کراچی، بار اول

نعمانی شبلی، دیکھیے: شبلی نعمانی

نیرنگ، میر غلام بھیک، ۱۹۸۳ء، ''کلام نیرنگ''، مرتب، ڈاکٹر معین الدین عقیل، مکتبۂ اسلوب، کراچی، بار سوم

ہاشمی، یحیٰ احمد، ڈاکٹر، س ن، ''شبلی کا ذہنی ارتقا''، مجلس یادگار ہاشمی، کراچی